● ایک صاحب نے نیا مکان بنوایا۔ دیواروں پر سفید چمچماتا ہوا رنگ و روغن کیا۔ دوسرے دن کسی نے ان کی صاف ستھری دیوار پر گہرے سرخ رنگ سے نہایت بھدّے الفاظ میں لکھ دیا۔ لالو پرساد کو رہا کرو۔ صاف ستھری دیوار کے خراب ہونے سے انھیں بہت تکلیف ہوئی، مگر مستری کو بلوا کر انھوں نے سفیدی کروادی۔

دوسرے دن دیوار پر پھر لکھا تھا۔ ''لالو پرساد کو رہا کرو۔'' اب کی بار انھوں نے پینٹر کو بلوایا۔ سفیدی کرواکر نہایت خوش رنگ اور خوش خط الفاظ میں لکھوایا۔ ''لالو پرساد یہاں قید نہیں ہے۔''

مرسلہ: نغمہ نایاب، پربھنی، مہاراشٹر

● مالک: کوئی ایسی چیز بتاؤ جو محنت کرنے پر بھی وقت پر نہیں ملتی۔

نوکر: تنخواہ۔

مرسلہ: قاضی اقرار مصدق، ہزارکھولی، دھولیہ

● ایک گنجا: یار کیا بتاؤں، کل لوگ ہمارے سر پر فٹ بال کھیلیں گے۔

دوسرا گنجا: تم سر پر تیل لگالو، سب لوگ پھسل کر گر پڑیں گے۔

مرسلہ: قاضی التمش رؤف، دھولیہ

● ایک افسر اپنے ڈرائیور کے ساتھ گاڑی میں کہیں جا رہا تھا کہ اچانک افسر نے اس سے پوچھا: ''کیا تم ایک ہاتھ سے گاڑی چلا سکتے ہو؟''

ڈرائیور نے بڑے فخریہ انداز میں کہا۔

''کیوں نہیں؟

افسر نے کہا: ''تو پھر دوسرے ہاتھ سے اپنی ناک صاف کرلو۔''

مرسلہ: اقرار مصدق قاضی، دھولیہ، مہاراشٹر

● عینک ساز: ''آیئے، آیئے! جناب آپ کو کس قسم کی عینک لگوانی ہے؟''

گاہک: ''آپ کو کیسے اندازہ ہوا کہ مجھے عینک لگوانی ہے۔''

عینک ساز: ''اندازہ نہیں سر، مجھے تو آپ کو دیکھتے ہی یقین ہوگیا تھا کہ آپ کو عینک کی ضرورت ہے کیوں کہ آپ دروازے کے بجائے کھڑکی کے راستے سے اندر آئے ہیں۔''

مرسلہ: سحر اسعد، ریوڑی تالاب، وارانسی

● باپ: پڑھ لے نالائق، کبھی تو اپنی بُک کھول کر بھی دیکھتا ہے؟

بیٹا: ہاں پاپا دیکھتا ہوں، بلکہ روز دیکھتا ہوں۔

باپ: کون سی بُک دیکھتا ہے تو؟

بیٹا: پاپا، فیس بُک!

مرسلہ: محمد آفتاب عالم، بھاگا، دھنباد، جھارکھنڈ

○○